نظرات

تین مہینہ کے سفر کے بعد جب ۳ جون کو بحمد اللہ بہمہ وجوہ بخیریت وعافیت واپسی ہوئی تو جن احباب اور بزرگوں کے انتقال پر ملال کی خبر سے سخت افسوس اور رنج ہوا ان میں مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی بھی تھے۔ مولانا ان اکابر علم وفضل اور اصحاب ورع وتقویٰ میں سے تھے جن کے دم سے اسلام کی روحانی اور دینی واخلاقی عظمت کی آبرو قائم ہے، ان کی استعداد بڑی پختہ تھی مطالعہ وسیع، نظر دقیق اور فہم ثاقب رکھتے تھے، یوں تو سب ہی علوم دینیہ ومروجۂ مدارس عربیہ سے ان کو طبعی لگاؤ تھا، لیکن فقہ اور حدیث سے ان کو زیادہ دلچسپی اور مناسبت تھی۔ جب گفتگو کرتے تھے تو ان کی باتوں سے رسوخ فی العلم کے ساتھ، سنجیدگی رائے، ذہانت اور توازن فکر کے جھلکے آتے تھے۔ عملاً بڑے قناعت پسند اور درویش صفت بزرگ تھے، ہر چیز میں سادگی اور بے تکلفی ملحوظ رکھتے تھے۔ صاحب درس اور صاحب تصنیف وتالیف بھی تھے، ملک کی تحریک آزادی کے ہراول دستے میں تھے، لیکن آزادی کے بعد ملک میں جو حالات پیش آئے اور جن کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، انھوں نے بعض دوسرے مجاہدین وطن کی طرح ان کو اس درجہ دل شکستہ اور مایوس کر دیا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ گوشہ نشین ہو گئے تھے، چند برس سے مجموعۂ امراض واسقام تھے اور بہت کمزور ہو گئے تھے۔ آخر وقت موعود بھی آپہونچا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت وبخشش اور رفع درجات کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

مفصل سفر نامہ تو انشاء اللہ تعالیٰ برہان میں شائع ہوگا ہی اور پھر اگر ہوسکا تو جنوبی افریقہ کے بعض دوستوں کی خواہش اور فرمائش کے مطابق اس کا انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی صورت میں چھاپ